www.ahlulathar.net

علماء کے پاس علم حاصل کرنا

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

ہمارے یہاں نوبہ میں جو قاہرہ شہر کے جنوب میں واقع ہے، بعض نوجوان ہیں جو علم حاصل کرنا پسند کرتے ہیں۔آپ کی ان کے لئے کیا نصیحت ہے کہ وہ کن کتابوں سے شروع کریں فقہ، عقیدے یا حدیث میں، خاص کر جب ان کے پاس سکھانے والا کوئی عالم نہیں ہے؟

جواب: حقیقت تو یہ ہے کہ جب کسی ملک (یا جگہ) میں عالم نہیں ہوتا تو مسئلہ بہت خطرناک ہے۔کیونکہ انسان کا خود سے پڑھنا جبکہ اس نے پہلے طلبِ علم نہیں کیا ہے، وہ کتاب کو غلط سمجھ سکتا ہے، جب وہ اپنی سمجھ پر اعتماد کرکے اسے پڑھے گا اور اس سے وہ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ تو یہ ضروری ہے کہ وہ کسی عالم سے علم حاصل کرے، چاہے براہِ راست یا اس کی ان کتابوں سے جس میں مسائل واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں یا اس کے کیسٹوں سے۔ لیکن ایک عام آدمی کا کتاب اٹھالینا پھر لوگوں کو اس کے بارے میں خبر دینا: کہ اس کا حکم ایسا ہے اور اس کا حکم ویسا ہے تو یہ غلطی ہے! لیکن (یہ کرے کہ) ان میں سے کوئی عرب اور اسلامی ملک میں وہاں کی جامعہ (یونیورسٹی) میں (شرعی) علم حاصل کرنے کے لئے جائے، پھر وہ اپنی قوم میں لوٹ کر انہیں ڈرائے (یعنی اللہ کی نافرمانی سے) جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

(یعنی: اور مسلمانوں کو یہ نہ کرنا چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ تو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹیں تو انہیں ڈرائیں تاکہ وہ ڈر جائیں) (سورۃ التوبہ: ۱۲۲)۔

اسی طرح جنوں کی ایک جماعت کو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کی طرف پھیر دیا تاکہ وہ قرآن کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَراً مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُواْ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْاْ إِلَى قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ

(یعنی: اور جبکہ ہم نے جنون کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب وہ (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب پڑھ کر ختم کر دیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے) (سورۃ الاحقاف: ۲۹)

تو یہ بہتر ہے کہ یہ لوگ اپنے میں سے ایسے کو بھیجیں جو ان کے لئے کافی ہو کسی اسلامی ملک میں علماء سے علم حاصل کرنے کے لئے پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور انہس آگاہ کرے۔

مصدر: لقاء الباب المفتوح (مجلس نمبر: ۱۰۲)

دوسری مجلس میں شیخ سے پوچھا گیا:

سوال: کیا کیسٹوں سے علمی دروس سن لینا طلبِ علم کے لئے جانے (یا سفر کرنے) کی ضرورت کو پوری کر دیتا ہے؟

جواب: کیسٹوں کو سن لینا طلبِ علم کے لئے جانے (یا سفر کرنے) کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا کیونکہ طلبِ علم کے لئے سفر کرنا بہتر ہے، کیونکہ طالبِ علم عالم کے پاس بیٹھ کر اس سے براہِ راست علم حاصل کرتا ہے۔ پھر ہو سکتا ہے اسے (کسی مسئلے میں) مشکلات پیش آجائے یا مراجعہ کی ضرورت ہو جو وہ نہیں کر سکتا اگر وہ (صرف) کیسٹوں کو سن کر علم حاصل کر رہا ہو! لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر وہ (علمی دروس کے) کیسٹوں کو سنتا ہے تو وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو کیسیٹوں کو سننا بہتر ہے اسے چھوڑ دینے سے۔ لیکن اگر وہ طلبِ علم کے لئے سفر کرتا ہے تو زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے۔

(پھر شیخ سے پوچھا گیا)

سوال: آپ کی کیا راہنمائی ہے ان کے لئے جو ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں علماء نہیں ہیں؟

جواب: ہماری راہنمائی یہ ہے کہ وہ کیسٹوں کو سنے۔ لیکن کن کی کیسٹیں؟ ایسے علماء کی کیسٹیں جو اپنے علم میں قابلِ اعتماد ہیں ان کی علمی وسعت اور علم کے ادائگی کی امانت کے اعتبار سے۔

لقاء الباب المفتوح (مجلس نمبر: ۱۶۷)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد